13737 ـ لونڈی سے خوشطبعی اور مباشرت کرنے کی حکمت

سوال

کتاب رحیق المختوم کے مولف رحمہ اللہ نے باب " نبوت کا گھرانہ " میں بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیوی کے علاوہ چار لونڈیاں بھی تھیں.

میرا سوال یہ ہے کہ:

1 ـ پھر تو لونڈی حرام نہ ہوئی ؟

2 ـ کیا کسی بھی مسلمان کے لیے لونڈی رکھنا ممکن ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنے بندوں کے لیے جو شریعت نازل کی ہے، وہ بہت ہی بلیغ حکمت سے پر ہے، لیکن یہ حکمتیں صرف اسی کے لیے ظاہر ہوتی ہیں جو انہیں تلاش کرتا ہے، اور وہ اللہ سبحانہ وتعالی کی تمام حکمتوں پر ایمان بھی رکھتا ہے، اور وہ اللہ تعالی کی شریعت کے نتیجہ میں مرتب ہونے والی مصالح اور بہتری کو بغور دیکھتا ہے، جسے انسان سرسری نظر سے نہیں دیکھ سکتا، اور خاص کر جب کچھ ایسے بد طینت انسان بھی پائیں جاتے ہوں جو اس شریعت کی مخالفت اور اس پر اعتراضات بھی کرتے ہوں، اور اسے وہ حق اور حکمت اور مصحلت نہیں سمجھتے.

آپ کے سوال: لونڈی کے مالك کے لیے لونڈی مباح ہونے کا سبب کیا ہے ؟

کا تفصیلی جواب کچھ اسطرح ہے:

اس لیے کہ اسے اللہ تعالی نے مالك کے لیے مباح اور جائز قرار دیا ہے اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیویوں یا لونڈیوں سے، یقینا یہ ملامتی نہیں المؤمنون (6) اور المعارج (30).

اور یہ ایك شرط کے ساتھ ہے کہ وہ اس کی صحیح وجہ سے لونڈی بنی ہو، اور اس لونڈی کی شادی مالك نے کسی اور شخص کے ساتھ نہ کی ہو اور وہ لونڈی اپنے خاوند کی عصمت میں باقی ہو، اور اس اباحت یعنی مباح ہونے کا سبب یہ ہے کہ وہ اس کی ملکیت میں داخل ہے، اس وجہ سے کہ اس نے اسے خرید کر مال خرچ کیا ہے، یا پھر

اس نے اپنی جان اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کی ہے.

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" غلامی کے ساتھ ملکیت کا سبب کفر، اور اللہ تعالی اور اس کے رسول کے خلاف جنگ ہے، اور مسلمان مجاہدین جنہوں نے اپنی جانیں اور مال اور اپنی ساری قوت اور جو کچھ اللہ نے انہیں دیا ہے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیں کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو اور کفار مغلوب ہوں، تو جب اللہ تعالی نے انہیں قدرت اور طاقت دی تو وہ کفار پر غالب آئے اور انہیں اپنا قیدی بنا کر غلام اور اپنی ملکیت میں لے لیا، لیکن جب مسلمان حکمران اور قائد احسان کرتے ہوئے، یا پھر فدیہ لے کر انہیں چھوڑ دے جس میں مسلمانوں کی کوئی مصلحت ہو تو پھر نہیں " اھـ

دیکھیں: اضواء البیان (3 / 387).

اگر یہ کہا جائے کہ: جب کوئی غلام مسلمان ہو تو اس کی غلامی کی وجہ کیا ہے ؟

حالانکہ غلامی کا سبب تو کفر اور اللہ تعالی کے خلاف جنگ ہے اور یہ زائل ہو چکی ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

علماء کرام اور اکثر دانش مندوں کے ہاں قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ: سابقہ حق لاحقہ حق سے ختم نہیں ہوتا، اور سبقت کی بنا پر حق بننا ظاہر ہے اس میں کوئی چیز مخفی نہیں.

تو جب مسلمانوں کو غنیمت میں کفار قیدی حاصل ہوئے تو ان کی حق ملکیت سب مخلوق کے خالق کے قانون کے مطابق ثابت ہوئی، اور وہ خالق حکیم و خبیر بھی ہے، اس لیے جب یہ حق ثابت ہو گیا، اور پھر وہ غلام بعد میں مسلمان ہوگیا اور اس نے اسلام قبول کر لیا تو اسلامی قبول کرنے کی بنا پر اسے غلامی سے نکلنے کا حق حاصل تھا، لیکن مجاہد کا حق جو اس کے اسلام قبول کرنے سے پہلے کا حق ملکیت ہے وہ سبقت لے گیا ہے، اور یہ کوئی عدل و انصاف نہیں کہ بعد والے حق کی بنا پر پہلا حق ختم کر دیا جائے، جیسا کہ عقلاء و دانش مندوں کے ہاں معروف ہے.

جی ہاں مالك کے لیے یہ بہتر اور اچھا ہے کہ جب غلام اسلام قبول کر لے تو وہ اسے آزاد کر دے، اور شارع نے اس کا حکم بھی دیا اور اس کی ترغیب بھی دلائی ہے، اور اس کے لیے کئی ایك دروازے بھی کھولیں ہیں جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں.

(شنقیطی رحمہ اللہ اس سے کفارہ میں آزاد کیے جانے والے غلام میں اللہ تعالی نے اسلام کی شرط رکھی ہے).

اللہ حکیم و خبر سب عیبوں سے پاك ہے.

اور آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، اس کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور وہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے **الانعام** (115).

قولہ: " صدقا " یعنی اخبار کی سچائی میں.

قولہ: " عدلا " یعنی احکام میں.

اور اس میں کوئی شك و شبہ نہیں کہ یہ عدل و انصاف میں سے ہے کہ غلامی وغیرہ سے ملکیت قرآن مجید کے احکام میں سے ہے.

اور کتنے ہی ایسے ہیں جو صحیح قول کی بھی عیب جوئی کرتے ہیں، حالانکہ یہ مصیبت ان کی غلط فہم کی وجہ سے ہے.

دیکھیں: اضواء البیان (3 / 389).

رہا مسلمان شخص کا غلام کا مالك بننا تو اس غلام کی غلامی کے ثبوت کے لیے جو اب فروخت کیا جائے، یا خریدا جائے بہت شدید قسم کی چھان بین کرنی چاہیے، کیونکہ اسلام نے غلامی کے ان مصادر کو جو جاہلیت میں پائے جاتے تھے کو ایك ہی مصدر میں منحصر کر دیا ہے، اور وہ جنگ میں قیدی بننے والے کفار پر لاگو ہوتا ہے، کہ جب مسلمان کفار کے خلاف لڑائی کریں اور اس میں کافر قیدی بنیں تو ان پر غلامی کا لیبل لگ سکتا ہے، یا پھر ان کی نسل میں سے ہو.

آپ مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (26067) اور (12562) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .